ADAM WHERE ART THOU?

ای آدم تو کہاں ہو

مصنفہ

ڈی-ایل-موڈی صاحب

[illegible]

مسٹر ایم اے شمس صاحب نے انگریزی سے

امریکن ٹرکٹ سوسائٹی کی اجازت سے شائع ہوا

Translated by Permission.

Eng Edition. Morgan and Scott, London

۱۹۰۵

دفعہ اول | جلد [illegible] | قیمت دو پائی

اے آدم تو کہاں ہے؟

(پیدائش ۳:۹)

جب آدم کے گناہ کرنے کی خبر آسمان پر پہنچی تو پہلی بات جو وقوع میں آئی سو یہ تھی کہ خدا کھوئے ہوئے کو ڈھونڈنے کے لئے فوراً نیچے اترا۔ جب وہ ٹھنڈے وقت باغ میں سیر کر رہا تھا تو اُس کی طرف سے یہ آواز پکارتے ہوئے سُنائی دیتی تھی کہ آدم اے آدم تو کہاں ہے؟ یہ فضل و رحم و محبت کی آواز تھی۔ لازم تو تھا کہ آدم ڈھونڈنے والے کی جگہ ہوتا کیونکہ تقصیر اُس کی تھی وہ گر گیا تھا اُس کو چاہیے تھا کہ باغ عدن میں اِدھر اُدھر پکارتا پھرتا کہ اے میرے خدا اے خدا تو کہاں ہے؟ لیکن خدا نے آسمان کو چھوڑ دیا تاکہ اس تاریک دُنیا کے درمیان اُس باغی کی تلاش کرے جو گر گیا تھا نہ اس غرض سے کہ اُس کو سطح زمین پر گرا دے بلکہ اس لئے کہ اُس کے لئے گناہ کی مصیبت سے رہائی پانے کی تدبیر کرے

...س نے اُس کو پایا۔ کہاں ہو؟ اپنے خالق سے اپنے تئیں باغ کی
...اڑیوں کے درمیان چھپائے ہوئے ۔

جونہی کہ ایک شخص خواہ وہ خدا کے فرزند ہونے کا بھی اقرار کرے
...ا کی رفاقت سے باہر ہو جاتا ہے تو وہ اپنے تئیں اُس سے چھپانا چاہتا
... جب خدا نے آدم کو باغ میں چھوڑا تو وہ اپنے خالق کی رفاقت میں
...تا تھا اور خدا اُس سے کلام کرتا تھا اب جبکہ وہ گر گیا تو اُس کو اپنے
...الق کے دیکھنے کی مطلق خواہش نہ رہی اُس نے خدا کی رفاقت کو
...ھو دیا وہ اُس کو دیکھنے اور اُس کی نسبت خیال کرنے کی برداشت
...ہیں کر سکتا بلکہ اپنے تئیں چھپانے کے لئے خدا سے بھاگتا ہے لیکن اُسکا
...الق اُس کے پیچھے کے مکان تک پہنچتا اور پکارتا ہے کہ اے آدم تو کہاں
...ے؟ تو کہاں ہے؟

چھ ہزار برس گذر گئے اور یہہ آیت زمانوں سے گذر کر ہم تک پہنچی ہے
...جھے یقین ہے کہ آدم کے بیٹوں میں سے کوئی ایسا نہ ہوگا جس نے کہ اُسکو
...پنی زندگی کے کسی نہ کسی زمانہ میں نہ سُنا ہو بعض دفعہ آدھی رات کو یہہ
آواز چپکے سے آتی ہے کہ میں کہاں ہوں؟ میں کون ہوں؟ میں کہاں جاتا

ہوں گا؟ اور میری زندگی کا انجام کیا ہے؟ میری دانست میں بہتر ہے کہ ہر ایک
شخص اِس متن کی آیت کا سوال اپنے سے کرے۔ اے چھوٹے لڑکے میں
تجھ سے یہہ سوال کرتا ہوں اور اے چھوٹی لڑکی تجھ سے بھی اور اے بوڑھے
آدمی تجھ سے بھی جس کے بال سفید ہونے لگے ہیں آنکھیں دھندلا چلی
ہیں اور طاقت زائل ہوتی جاتی ہے اور جو بہت جلد دوسری دنیا میں جانے
والا ہے۔ میں تم سے نہیں پوچھتا کہ تم اپنے ہمسایوں کی نگاہ میں کہاں ہو؟
میں تجھ سے یہہ نہیں پوچھتا کہ اپنے دوستوں کی نگاہوں میں کہاں ہو؟ میں
نہیں پوچھتا کہ اُس گروہ کی نگاہ میں کہ جسکے درمیان تم بیٹھتے ہو تم کہاں ہو؟
اِس بات کا جاننا ایک ہلکی بات ہے کہ ہم ایک دوسرے کی نگاہ میں کہاں
ہیں یا لوگ ہماری نسبت کیا خیال کرتے ہیں۔ لیکن یہہ بات جاننا نہایت
ہی ضروری امر ہے کہ خدا ہماری نسبت کیا خیال کرتا ہے یا خدا کی نگاہ میں
ہم کہاں ہیں اور اب سوال یہی ہے کہ آیا میں خدا کی رفاقت میں ہوں
یا اُس سے باہر ہوں اگر میں خدا کی رفاقت سے باہر ہوں تو مجھ میں
کسی طرح کی سلامتی خوشی اور چین نہیں ہے سطح زمین پر کوئی آدمی
ایسا نہیں ہے جو اپنے خالق کی رفاقت سے باہر ہو اور سلامتی خوشی اور

آرام سے واقف ہو۔ وہ اُنکے نزدیک اجنبی ہو لیکن جبکہ ہم خدا کی رفاقت میں ہیں تو ہمارے راستے کے چوگرد روشنی ہوگی۔ بس آپ سے یہہ سوال پوچھو۔ بہت سوچو کہ میں تمہارے ہمسایوں کو نصیحت کر رہا ہوں لیکن یاد رکھو کہ میں تم سے بولتا ہوں تم میں سے ہر ایک سے گویا کہ تم اکیلے ہو یہہ پہلا سوال تھا جو آدم سے اُس کے گر جانے کے بعد پوچھا گیا اور خدا کے حضور سُننے والی جماعت بہت تھوڑی تھی یعنے آدم اور اُس کی بیوی لیکن خدا واعظ تھا اور اگرچہ اُنہوں نے اپنے تئیں چھپانے کی کوشش کی تاہم یہہ الفاظ اُن تک پہنچے اب کاش کہ یہہ کلام تم تک پہنچے شاید تم خیال کرتے ہوگے کہ تمہاری زندگی پوشیدہ ہے اور خدا تمہاری نسبت کچھ نہیں جانتا۔ لیکن وہ ہماری چالوں کی نسبت [illegible] سے زیادہ جانتا ہے اور اُسکی آنکھ ہمارے بچپن کے شروع زمانہ سے اب تک ہم پر لگی ہوئی ہے۔

"تم کہاں ہو؟"

میں اپنے سامعین کو تین درجوں میں تقسیم کرتا ہوں (۱) دیندار مسیحی (۲) برگشتہ (۳) بیدین اوّل میں مذہب کا ہر ایک اقرار کرنے والے سے سوال پوچھتا ہوں یا کہو کہ خدا پوچھتا ہے کہ تو کہاں ہے؟

کلیسیا میں یا اپنے دوستوں کے درمیان تمہارا کیا درجہ ہے کیا تمہارے دوست جانتے ہیں کہ تم بالکل خدا کی طرف ہو؟ شاید تم بیس برس سے یا شاید تیس برس سے یا شاید چالیس برس سے مسیحی مذہب کو مانتے آئے ہو۔ خیر آج تم کہاں ہو۔ کیا تم آسمان کی طرف ترقی کر رہے ہو اور کیا تم اُس اُمید کی جو تمہارے اندر ہے کوئی دلیل دے سکتے ہو؟ فرض کرو کہ میں یہہ درخواست کروں کہ جو حقیقی مسیحی ہیں وہ کھڑے ہو جاویں تو کیا تمہیں اُٹھ کھڑا ہونے میں شرم آویگی؟ فرض کرو کہ میں ہر ایک سے جو خدا کی فرزندیت کا اقرار کرتا ہے پوچھوں کہ اگر تم موت کے ہاتھ سے کاٹ ڈالے جاؤ تو کیا تم اس بات کی قوی دلیل دے سکتے ہو کہ تمہیں کامل یقین ہے کہ تم بچ جاؤگے؟ کیا تم خدا اور انسان کے روبرو یہہ کہنے کو راضی ہوگے کہ مجھے کامل یقین ہے کہ میں موت سے گذر کر زندگی میں پہنچ گیا؟ کیا تم شرمندہ ہوکے اپنے خیالات کو گذشتہ سالوں کی طرف رجوع کروگے کیا یہہ کہنا کہ میں مسیحی ہوں تمہارے مناسب حال ہے؟ اور کیا تمہاری زندگی تمہارے اقرار سے مناسبت رکھتی ہے یہی کہنا کافی نہیں ہے کہ ہم کیسے رہتے ہیں۔ کام کلام کی بہ نسبت زیادہ زور سے بولتے ہیں۔ کیا تمہاری دوکان کے شرکا جانتے ہیں کہ تم مسیحی ہو؟ کیا تمہارے

خاندان کے لوگ یہہ جانتے ہیں؟ کیا وہ جانتے ہیں کہ تم بالکل خدا کی طرف ہو؟ ہر ایک مسیحی یہہ پوچھے کہ خدا کی نگاہ ہو میں میں کہاں ہوں؟ کیا میرا دل آسمانی بادشاہ کی طرف وفادار ہے؟ کیا میری زندگی ایسی ہی جیسی کہ مسیحی جماعت میں ہونی چاہئے؟ کیا میں اس تاریک دُنیا میں ایک نور ہوں؟ مسیح فرماتا ہے کہ تم میرے گواہ ہو۔ مسیح دُنیا کا نور تھا اور دُنیا نے نور کو نہ چاہا۔ دنیا اُٹھی اور نور کو بجھا دیا۔ اب مسیح کہتا ہے کہ میں تم کو یہاں چھوڑے جاتا ہوں کہ میری گواہی دو۔ میں تمہیں چھوڑے جاتا ہوں تاکہ میرے گواہ ہو۔ رسول کا مطلب یہی تھا جب اُس نے کہا کہ مسیحیوں کو زندہ خط ہونا چاہئے۔ پس کیا میں یسوع کی خدمت کرتا ہوں جیسا کہ مجھے اس تاریک دنیا میں کرنا چاہئے؟ اگر کوئی خدا کی طرف ہے تو ایسا کہے۔ اگر کوئی خدا کی طرف ہے تو باہر نکل آوے اور اسکا اظہار کرے۔ اگر کوئی دُنیا کی طرف ہے تو دُنیا ہی کا رہے۔ ایک ہی وقت میں خدا اور دنیا کی خدمت کرنا ایک ہی وقت میں دونوں طرف ہونا زمانہ حال میں مسیحیوں کی خاص کمزوری ہے یہہ اور باتوں کی بہ نسبت مسیحی مذہب کی ترقی کو زیادہ روکتی ہے۔ اگر کوئی شخص میری پیروی کرنا چاہے تو اپنا انکار کرے اور روزمرہ اپنی صلیب

اُٹھاوے اور میرے پیچھے ہو لے۔ میں نے بہت سے لوگوں کی نسبت سُنا ہے جو خیال کرتے ہیں کہ اگر ہم کلیسیا میں شامل ہو جاویں اور ایک دفعہ اپنے ایمان کا اظہار کریں تو یہہ ہمارے لئے تمام زندگی بھر کافی ہے لیکن ہم میں سے ہر ایک کے لئے ایک صلیب روزمرہ اُٹھانے کو ہے۔ ای خدا کے فرزند تم کہاں ہو؟ اگر خدا آج تم پر ظاہر ہووے اور یہہ سوال کرے کہ تو کہاں ہے۔ تو تمہارا کیا جواب ہوگا؟ کیا تم یہہ کہہ سکتے ہو کہ ای خداوند میں اپنے تمام دل اور تمام زور سے تیری خدمت کرتا ہوں۔ میں اپنی لیاقتوں کو ترقی دیتا ہوں اور آنے والی بادشاہت کے لئے تیاری کرتا ہوں۔ اگر ہم اپنے تئیں بالکل مسیح کی مرضی کے تابع کر کے دل و جان سے اِس تاریک دنیا کے بیچ اُسکی خدمت بجالانے کی کوشش کرتے ہیں تو مبارک ہیں*

جب میں نے پہلے کہا کہ کلیسیا میں بہت ہیں جو ایک دفعہ اپنے ایمان کا اظہار کرتے ہیں اور پھر اُن کی نسبت اور کچھ سُنا نہیں جاتا ہے اور جب مر جاتے ہیں تو تم کو یہہ دریافت کرنے کے لئے کہ آیا وہ مسیحی تھے یا نہیں گرجے کے پرانے رجسٹروں کی تلاش کرنی پڑتی ہے۔ خدا ایسا نہیں کرتا۔ میرے خیال میں جب دانیال مرا تو بابل کے سب لوگ جانتے تھے کہ وہ کس کی

خدمت کرتا تھا۔ اُن کے لئے کوئی ضرورت نہ تھی کہ پرانی کتابوں کی تلاش کریں۔ اُس کی زندگی اُس کے نقشہ کو بیان کرتی تھی۔ ہم ایسے آدمیوں کو چاہتے ہیں جن میں اس قدر دلیری ہو کہ وہ مسیح کی خدمت کے لئے مستعد ہوں جب مسیحیت جاگ اُٹھے اور خدا کا ہر ایک فرزند اُس کے لئے بولنے کا کام کرنے اور اگر ضرورت ہو تو مرنے کے لئے بھی تیار ہو۔ تب مذہب ترقی کریگا اور ہم دیکھینگے کہ خداوند کا کام کس طرح کامیابی کے ساتھ ہوتا ہے۔ ایک بات ہے جسکا مجھے سب سے زیادہ خوف ہے اور وہ خدا کی کلیسیا کی پژمردگی کی حالت ہے جو کلیسیا کے اندر آگئی ہے۔ ہم میں سے کتنے خواب غفلت میں پڑے ہوئے ہیں جبکہ ہمارے چوگرد روحیں ہلاک ہو رہی ہیں۔ میں یقین کرتا ہوں کہ ہم مسیحیوں کے درمیان سب کے سب نیم خفتہ ہو رہے ہیں۔ ہم میں سے بعض اپنی آنکھیں ملنے لگے ہیں اور انہیں آدھا کھولا ہوا ہے لیکن عموماً ہم سو رہے ہیں کسی اتوار کے روز ایک باپ اپنے چھوٹے بچے کو ساتھ لیکر باہر میدان میں نکل گیا چونکہ گرمی بہت تھی وہ ایک خوشنما درخت کے نیچے لیٹ گیا چھوٹا بچہ جنگلی پھولوں اور گھاس کے چھوٹے چھوٹے پتوں کو ادھر ادھر دوڑ کر جمع کرنے لگا اور باپ پاس آ کے کہنے لگا کہ کیسے خوبصورت ہیں۔ باپ

آخر کار سو گیا اور جبکہ وہ سو رہا تھا بچہ پھرتا ہوا دور نکل گیا۔ جب وہ جاگا تو پہلا خیال اُس کو یہ آیا کہ میرا بیٹا کہاں ہے۔ اُس نے چاروں طرف دیکھا مگر اُس کو نہ پایا وہ آواز بلند چلایا مگر سوائے اپنی آواز کی گونج کے اور کچھ سنائی نہ دیا۔ پھر ایک چھوٹی پہاڑی پر دوڑ کے چاروں طرف دیکھا اور آواز دی مگر کوئی جواب نہ ملا تب آگے بڑھ کر چٹانی کراڑے پر سے نیچے دیکھا اور وہاں پتھر ڈالیاں اور جھاڑیوں کے درمیان اُسکو اپنے بچے کی خون آلودہ لاش نظر پڑی فوراً وہ اُس طرف دوڑا اور بے جان لاش کو اپنی چھاتی سے لگا لیا اور بچے کا خونی ہونے کے سبب اپنے آپ کو سخت ملامت کی۔ جبکہ وہ سو رہا تھا اور اُسکا بچہ بھٹک کر کراڑے پر چلا گیا۔ جبکہ میں نے یہ سُنا تو مجھے خیال گذرا کہ یہ خدا کی کلیسیا کی کیا ہی ٹھیک تصویر ہے۔ کتنے والدین اور کتنے مسیحی سو رہے ہیں اور اُن کے بچے خطرناک کراڑے پر بھٹک کر جہنم کے اتھاہ غار میں گر رہے ہیں۔ اے باپ تمہارا بیٹا آج کہاں ہے؟ شاید وہ کسی موخانہ میں ہوگا یا شاید گلیوں کے درمیان ڈگمگاتا ہوگا یا شاید شرابی کی قبر کی طرف بڑھتا جاتا ہوگا۔ اے ماں تمہارا بیٹا کہاں ہے؟ کیا وہ کسی شراب والے کی دکان پر شراب پیکر اپنی روح کو ہلاک کر رہا ہے؟ اُس روح کو جو اُس کے لئے یسوع نے بخشا

ہے؟ اے باپ تم جو دعویٰ کرتے ہو کہ میں چالیس برس سے سچا مسیحی ہوں
بتاؤ کہ تمہارے بچے آج کہاں ہیں؟ کیا تم نے ایسی نیک اور مسیح کی
مانند زندگی بسر کی ہے کہ تم کہہ سکتے ہو کہ میری پیروی کرو جیسا کہ میں نے
مسیح کی پیروی کی ہے۔ کیا وہ بچے دانائی میں چل رہے ہیں کیا جلال کے
راستہ میں جا رہے ہیں؟ کیا وہ مسیح کے گلہ میں شامل کئے گئے ہیں؟ کیا
اُن کے نام برّہ کی کتابِ حیات میں درج ہیں؟ کتنے ماں باپ آجکے دن
اِس سوال کا جواب دے سکتے ہیں؟ کیا تمہارے دل میں یہہ خیال گذرا ہے
کہ تم الزام کے لائق ہو اور تم اپنے بچوں کے حق میں وفادار نہ رہے ؟ یقین
کر جاؤ کہ جبتک کلیسیا دنیاوی طور پر رہتی ہے تب تک تمہارے بچوں کی مسیحی
گلہ میں لائے جانے کی کوئی اُمید نہیں ہو سکتی ہے۔ اے خداوند آ اور ہر ایک
ماں کو جگا دے۔ کاشکہ ہم میں سے ہر ایک جو والدین ہیں اُن بچوں کی روحوں
کی قدر معلوم کریں جنہیں خدا نے ہمیں دیا ہے۔ کاشکہ وہ ہمارے سفید بالوں
کو غم کے ساتھ قبر میں نہ اُتاریں بلکہ وہ کلیسیا اور دُنیا کے لئے برکت کے
باعث ہوں۔ کسی دولتمند کی اکلوتی بیٹی بیمار پڑی اور مر گئی۔ والدین مرنے
والی کے پلنگ کے پاس کھڑے تھے۔ باپ نے اُس کے لئے دولت جمع

کرنے میں اپنا سارا وقت صرف کیا۔ بڑی بڑی رنگین وضعدار مجلسوں
میں اُسکی رسائی تھی۔ مگر مسیح کی نسبت اُسکو کوئی تعلیم نہ دی گئی تھی۔
جبکہ وہ دریائے موت کے کنارہ پر پہنچی تو کہنے لگی کیا تم میری مدد نہ کروگے
تاریکی بہت ہے اور دریا بہت سرد ہے۔ اُنہوں نے رنج کے ساتھ اپنے ہاتھ
ملے مگر وہ اُسکے لئے کچھ کر نہ سکے اور بیچاری لڑکی تاریکی اور نا اُمیدی میں
مر گئی۔ اُسوقت اُن کی دولت اُس کے کس کام آئی؟ تاہم اے والدین
تم سب اُس کام میں جو خدا نے تمہارے سپرد کیا غفلت کرنے سے ایسا
ہی کر رہے ہو۔ میں تم میں سے ہر ایک سے منّت کرتا ہوں کہ اپنے بچوں کی
روحوں کی خاطر اب سے محنت کرنا شروع کرو۔ کچھ عرصہ گذرا کہ ایک جوان
بسترِ مرگ پر پڑا ہوا تھا اور اُس کی ماں خیال کرتی تھی کہ وہ مسیحی ہے۔ ایک
دن جبکہ وہ اُس کے کمرہ کے پاس سے گذر رہی تھی تو اُس نے اُس کو یہہ
کہتے ہوئے سُنا کہ کھو دیا! کھو دیا! کھو دیا! ماں فوراً کمرہ میں دوڑی اور
پکار اُٹھی کہ اے میرے بچے کیا یہہ ممکن ہے کہ اِسوقت جبکہ تم مرنے لگے ہو تمہاری
اُمید جو مسیح میں ہے جاتی رہے؟ بیٹے نے کہا نہیں ماں یہہ بات نہیں ہے مجھے
موت کے بعد بھی اُمید ہے لیکن میری زندگی ضائع ہو گئی ہے میں چوبیس برس

تک جیا اور میں نے خدا کے بیٹے کے لئے کوئی کام نہیں کیا اور اب میں مرتا ہوں۔ میری زندگی میرے ہی لئے بسر ہوئی اور میں دنیا کے لئے جیا لیکن اب جبکہ میں مرتا ہوں میں نے اپنے تئیں مسیح کے سپرد کیا لیکن میری زندگی ضائع گئی۔ کیا یہی بات ہم میں سے بہتوں کی نسبت نہیں کہی جاسکتی ہے؟ اگر ہم مر جاویں کہ ہماری زندگیں قریباً ناکامیابی کی رہیں خصوصاً کسی دوسرے کو مسیح کی طرف لانے میں ہماری زندگیاں بالکل ناکامیاب گذریں۔ اب میں پوچھتا ہوں کیا تم خدا کے بیٹے کے لئے کام کرتے ہو؟ کیا تم کسی روح کو مسیح کے پاس لانے کی کوشش کر رہے ہو؟ کیا تم نے کوشش کی ہے کہ کسی اپنے دوست یا ساتھی کے نام کو زندگی کی کتاب میں لکھواؤ؟ یا کیا تم بھی کہوگے کہ کھو گیا کھو گیا؟ برسوں گذر گئے ہیں جبسے کہ میں خدا کا فرزند بن گیا اور مجھے ایک روح کو بھی مسیح کے پاس لانے کا استحقاق حاصل نہ ہوا۔ اگر کوئی ایسا ہے جو خدا کے فرزند ہونے کا اقرار کرتا ہے اور جسکو کسی روح کو بھی خدا کی بادشاہت میں لانے کی خوشی حاصل نہیں ہوئی تو وہ اب فوراً شروع کر دے۔ دنیا میں اس سے بڑھکر اور کوئی بڑا استحقاق نہیں ہے۔ اور اے میرے دوستو میں یقین کرتا ہوں کہ ہمارے زمانہ

تک مسیح کی خدمت کرنے کا اس سے بڑھکر موقع نہیں رہا ہے جیسا کہ اب ہے مجھے یقین نہیں ہے کہ تمہارے یا میرے زمانہ میں کوئی ایسا وقت نہیں تھا جس میں خدا کی روح حال کی بہ نسبت زیادہ انڈیلی گئی مسیحی سلطنت کا کوئی حصہ نہیں ہے جہاں پر کہ یہہ کام جاری نہ ہوا اور ایسا معلوم ہوتا ہے گویا کہ خوشی کی خبر از سر نو شروع ہونے والی اور کل کرۂ زمین پر پھیلنے والی ہے۔ کیا اب وقت نہیں ہے کہ خدا کی کلیسیا ر جاگ اُٹھے اور ایک دل ہو کر اُس کی خدمت کے لئے مستعد ہو جاوے اور موت کی اُن تاریک موجوں کو جو ہمارے سب سے زیادہ شریف اور عمدہ لوگوں کو اپنے ساتھ بہا کر لے جاتی ہیں حتی الوسع دور کرنے کی کوشش کرے؟ آہ کاش کہ خدا کلیسیا کو جگا دیوے اور آؤ ہم مشعلیں سدھاریں اور نکل کر خدا کے بیٹے کی بادشاہت کے لئے کام کریں؞

دوم میں اُن سے کچھ کہنا چاہتا ہوں جو کہ پھر دنیا کی طرف لوٹ گئے ہیں یعنی بھٹکے ہوؤں سے۔ ممکن ہے کہ تم چند سال پیشتر کسی بڑے شہر میں مسیحی ہو کر داخل ہوئے۔ شاید تم کسی کلیسیا کے شریک اور سنڈے سکول کے استاد رہے ہو۔ لیکن جبکہ اجنبیوں کے درمیان آئے تو تم نے خیال کیا مجھے تھوڑا سا توقف کروں رفتہ رفتہ کسی جماعت کو لے لونگا پس تم نے

سنڈے سکول میں پڑھنا ترک کیا اور مسیح کی خدمت کرنا چھوڑ دیا۔ تب اُس کی کلیسیا میں تمہاری قدر و منزلت نہ ہوئی جیسی تمہیں اُمید تھی اور تم اُس سے علیحدہ رہنے کی عادت میں پڑ گئے۔ یہاں تک تمہاری نوبت پہنچی کہ تم تماشہ گاہوں میں جانے لگے اور گالی بکنے والوں اور شرابیوں کی صحبت اختیار کی۔ شاید میں اُس سے کلام کر رہا ہوں جو کئی برسوں سے اپنے باپ کے مکان سے دُور رہا۔ اے بھٹکے ہوئے لوگو ادھر آؤ اور مجھے بتلاؤ کہ کیا تم خوش ہو؟ کیا جب سے تم نے مسیح کو چھوڑا تمہیں ایک بھی خوشی کا گھنٹہ ملا؟ کیا دُنیا سے یا اُن چھلکوں سے جو دور کے مُلک میں تم کو ملے تمہیں سیری حاصل ہوئی؟ میں نے بہت سفر کیا ہے لیکن اپنی تمام زندگی میں کبھی کسی برگشتہ کو خوش نہ پایا۔ میں نے کبھی کسی شخص کو نہیں دیکھا جو کہ خدا سے پیدا ہوا ہے کہ وہ بعد ازاں دُنیا سے اطمینان حاصل کر سکے۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ مسرف بیٹا اجنبی مُلک میں آسودہ رہا؟ اس شہر کے مسرف بیٹوں سے پوچھو کہ کیا وہ حقیقت میں خوش ہیں؟ تم جانتے ہو کہ وہ خوش نہیں ہیں۔ "میرا خدا کہتا ہے کہ شریروں کے لئے کوئی اطمینان نہیں ہے"۔ اُس شخص کے لئے جو اپنے خالق سے

بغاوت کرتا ہے کوئی خوشی نہیں۔ فرض کرو کہ اُس نے آسمانی بخششوں کا مزہ چکھا اور خدا کی رفاقت میں رہا اور آسمان کے بادشاہ سے شیریں صحبت رکھی اور اپنے مالک کی خدمت میں خوشی کے گھنٹے بسر کئے لیکن آخر کو برگشتہ ہو گیا تو کیا ممکن ہے کہ وہ خوش رہ سکے؟ اگر وہ خوش ہے تو یہ اِس بات کی پختہ دلیل ہے کہ اُس نے کبھی حقیقی تبدیلی حاصل نہیں کی۔ اگر کوئی شخص از سرِ نو پیدا ہوا ہے اور اُس نے آسمانی خصلت کو پایا ہے تو پھر دنیا اُس کی طبیعت کے تقاضا کو کبھی پورا نہیں کر سکتی ہے۔ اے گم گشتو میں تم پر ترس کھاتا ہوں مگر میں تمہیں کہنا چاہتا ہوں کہ خداوند یسوع تم پر سب سے زیادہ ترس کھاتا ہے۔ وہ جانتا ہے کہ تمہاری زندگی کیسی تلخ ہے۔ وہ جانتا ہے کہ تمہاری زندگی کیسی تاریک ہے۔ وہ چاہتا ہے کہ تم اپنے مکان کو واپس آؤ۔ آؤ اے گم گشتو آج ہی واپس آؤ۔ میں تمہارے لئے تمہارے باپ کی طرف سے ایک محبت کا پیغام لایا ہوں۔ خداوند تمہیں بُلاتا ہے پس تم گناہ کے تاریک پہاڑوں کو چھوڑ کر اپنے مکان کو لوٹو اور تمہارا باپ بڑی گرمجوشی کے ساتھ تمہیں قبول کرے گا۔ میں جانتا ہوں کہ شیطان نے تمہیں کہا ہے کہ خدا تم سے کچھ واسطہ نہ رکھیگا کیونکہ تم اُس سے بھٹک گئے ہو۔

اگر یہ بات سچ ہو تو آسمان میں صرف چند ہی آدمی پائے جائینگے - داؤد بہک گیا - ابراہیم اور یعقوب بھی خدا سے پھر گئے - مجھے یقین ہے کہ آسمان میں کوئی مقدس ایسا نہیں ہے جو اپنی زندگی کے کسی زمانہ میں خیال کلام یا فعل سے خدا سے برگشتہ نہ ہوا ہو - اگر ظاہرا نہیں تو دل میں تو ضرور ہی برگشتہ ہوا ہوگا - مسرف بیٹے کا دل اُس کی بہ نسبت پہلے دور ملک میں پہنچا - اے گم گشتو گھر کو واپس آؤ تمہارا باپ نہیں چاہتا ہے کہ تم اُس سے دور رہو - کیا تم خیال کرتے ہو کہ مسرف کا باپ اپنے بیٹے کے واپس آنے کے لئے فکرمند نہ تھا ہر سال اُس کا باپ اُس کی راہ تاکتا تھا اور اُس کے واپس آنیکا خواہشمند رہتا تھا - اِسی طرح سے خدا بھی چاہتا ہے کہ تم مکان کو واپس لوٹو - اِسکی کچھ پروا نہیں کہ تم کتنی دور بھٹک گئے ہو - بزرگ گڈریہ تم کو اپنے گلہ میں پھر شامل کریگا - کیا تم نے کبھی سُنا ہے کہ کوئی گم گشتہ اپنے گھر کو واپس لوٹا اور خدا اُس کو قبول کرنے کے لئے راضی نہ ہوا؟ جسمانی والدین کی نسبت تو سُنا گیا ہے کہ وہ اپنے لڑکوں کو واپس لینے کے لئے راضی نہ ہوئے مگر کوئی شخص یہ نہیں کہہ سکتا کہ خدا نے کسی گم گشتہ فرزند کو جو سچے دل سے اُسکے پاس آیا ہو قبول نہ کیا - کسی شخص کے پاس ایک بڑا کھیت تھا وہ اُس میں کام بھی

کیا کرتا تھا اور انجیل کی منادی بھی کرتا تھا - ایک روز جبکہ وہ گرجے کے کام میں مصروف تھا تو اُس نے اپنے بیٹے کو شکاگو شہر میں اناج بیچنے کے لئے بھیجا - وہ بہت عرصہ تک اپنے بیٹے کے لوٹ آنے کی انتظاری کرتا رہا - مگر بیٹا نہ آیا - آخرکار زیادہ انتظاری نہ کر کے اُس نے اپنا گھوڑا کسا اور اُس پر سوار ہو کر اُس مقام پر آیا جہاں بیٹے نے اناج فروخت کیا تھا یہاں اُسکو پتہ لگا کہ وہ وہاں آیا تھا اور اناج کی قیمت اُس کو مل گئی تب اُس کو خوف پیدا ہوا کہ شاید میرا بیٹا مارا اور لوٹا گیا - آخرکار ایک جاسوس کی مدد سے اُنہوں نے قمارخانہ میں اُسکا پتہ لگایا - جہاں پر کہ اُن کو معلوم ہوا کہ وہ اپنا سارا روپیہ جوئے میں ہار گیا - اُسکو پھر جیت لینے کی امید ہوئی اور اُس نے گھوڑوں کی جوڑی بیچ ڈالی مگر وہ روپیہ بھی ہار گیا - وہ چوروں کے درمیان جا پڑا تھا اور مثل اُس شخص کے جو یریحو کو جاتا تھا اُنہوں نے اُسکو لوٹا اور پھر اُس کی پروا نہ کی - اب وہ کیا کر سکتا تھا؟ اُسکو شرم آئی کہ گھر میں جا کر اپنے باپ سے ملے - اِسلئے وہ بھاگ گیا - باپ نے فوراً بھانپ لیا - اُسکو معلوم ہو گیا کہ لڑکا اِس لئے بھاگ گیا کہ میں اُس پر خفا ہونگا - اُس کو رنج ہوا کہ اُس کے بیٹے کے دل میں اُس کی طرف سے ایسا خیال ہے -

ٹھیک یہی حال گنہگار کا ہے۔ وہ سوچتا ہے کہ چونکہ میں نے گناہ کیا ہے اِس لئے خدا مجید سے کچھ واسطہ نہ رکھیگا۔ لیکن اُس باپ نے کیا کیا؟ کیا اُس نے کہا کہ لڑکے کو چلا جانے دو؟ نہیں۔ وہ بھی اُس کے پیچھے گیا۔ وہ اپنے کاروبار کا انتظام کر کے لڑکے کو لانے کے لئے روانہ ہوا۔ وہ گاؤں گاؤں اور شہر بشہر پھرا اور پادریوں سے درخواست کی کہ اُسے منادی کرنے دیں۔ اختتام پر اُس نے اپنا قصہ بیان کیا۔ کہ میرا ایک بیٹا ہے جو سطح زمین پر آوارہ پھرتا ہے اور اُسکا حلیہ دیکر کہا کہ اگر کوئی شخص اُس کا پتہ لگا وے تو مہربانی کر کے مجھے اطلاع دیوے۔ آخرکار اُسکو دریافت ہوا کہ وہ کیلیفورنیہ میں جو ہزاروں میل دور ہے چلا گیا ہے۔ کیا باپ نے کہا کہ اُسکو جانے دو؟ نہیں۔ فوراً وہ ساحل پیسفک پر لڑکے کی تلاش میں آیا۔ اور سین فرانسسکو کو گیا اور اخباروں میں اشتہار دیا کہ فلانے گرجے میں فلانے وقت میں وعظ کرونگا۔ جبکہ وعظ کر چکا تب اپنا قصہ سُنایا اِس اُمید پر کہ شاید لڑکا اشتہار پڑھکر گرجے میں آیا ہوگا۔ جب قصہ ختم ہوا تو ایک جوان شخص سامعین کے نکل جانے کے بعد فوراً برآمدہ میں سے ہو کر ممبر کی طرف آیا۔ باپ نے نگاہ کی اور دیکھا کہ وہ اُسی کا بیٹا ہے اور وہ اُسکی طرف دوڑا اور اُسے اپنی چھاتی سے

لگا لیا۔ بیٹا چاہتا تھا کہ اپنے کئے کا اقرار کرے مگر باپ نے اُسکی نہ سُنی بلکہ خوشی سے اُسکو معاف کیا اور پھر گھر لے گیا ۔

آہ گمگشتو تم شاید گناہ کی تاریک پہاڑیوں کے درمیان بھٹک رہے ہو لیکن خدا چاہتا ہے کہ تم مکان کو واپس آؤ۔ شیطان نے تم کو خدا کی نسبت جھوٹ کہہ رکھا ہے اور تم خیال کرتے ہو کہ وہ تم کو واپس نہ لیگا۔ اگر تم آؤ تو وہ تم کو اسی وقت قبول کریگا۔ کہو کہ میں اُٹھونگا اور اپنے باپ پاس جاؤنگا۔ کاشکہ خدا یہ ارادہ تمہارے دل میں ڈالے۔ کوئی بھی ایسا نہیں ہے جسکو یسوع نے اُس باپ کی بہ نسبت زیادہ دیر تک نہ ڈھونڈا ہو۔ جب سے تم نے اُسکو چھوڑا ہے کوئی دن ایسا نہ گذرا ہوگا جس میں کہ وہ تمہارے پیچھے نہ گیا ہو۔ اِس کی کچھ فکر نہیں کہ تمہارا گذشتہ زمانہ کیسا تھا اور تمہاری زندگی کیسی تاریک گذری وہ تمہیں ضرور قبول کریگا۔ پس اے گمگشتہ اُٹھ اور اپنے باپ کے مکان کو ایک مرتبہ پھر چل ۔

بہت عرصہ نہیں گذرا کہ ایک لیڈی نے جو سچی مسیحی کارندہ تھی ایک جوان عورت کو پایا جسکے پاؤں نے دوزخ کو پکڑ رکھا تھا اور جو زناکار عورت کی قبر کی طرف بڑھی جاتی تھی۔ لیڈی نے اُس کی منت کی کہ اپنے گھر کو

واپس جاسکے لیکن اُس نے کہا کہ نہیں میرے والدین مجھ کو پھر قبول نہ کرینگے۔ یہہ مسیحی عورت جانتی تھی کہ ماں کا دل کیسا ہوتا ہی۔ اِس لئے وہ بیٹھ گئی اور ماں کو ایک خط لکھا جس میں اُس نے بیان کیا کہ میں نے تمہاری بیٹی کو دیکھا وہ پشیمان ہی اور گھر کو واپس آنا چاہتی ہی۔ ساتھ ہی جواب آیا اور لفافہ پر لکھا تھا کہ فوراً! فوراً!! ماں کا ایسا دل تھا۔ اُنہوں نے خط کو کھولا ہاں اُسکو معافی ملی۔ وہ چاہتے تھے کہ وہ لوٹ آوے اور گھر کو واپس آنے کے لیے روپیہ بھیجا تھا۔ یہی بات بزرگ اور محبتی خدا ہر ایک بھٹکے ہوئے گنہگار سے کہتا ہی کہ فوراً چلا آ۔ ہاں اے گم گشتہ آج ہی گھر کو واپس آ۔ وہ تجھے گرم جوشی سے قبول کریگا اور تیرے لوٹ آنے پر آسمان میں خوشی ہوگی ابھی آ کیونکہ سب کچھ تیار ہی ✣

کیا تم نے کبھی غور کیا ہی کہ گم گشتہ فرزند نے دور ملک کو چلے جانے کے سبب کیا کیا نقصان اُٹھایا؟ اوّل اپنی خوراک کا نقصان۔ یہی حال تمام گم گشتہ لوگوں کا ہی وہ اپنی خوراک کو کھو دیتے ہیں۔ اُن کو آسمان سے کوئی من نہیں ملتا۔ بائبل اُنکے لئے بند کلام ہی۔ وہ خدا کے کلام میں کوئی خوبی نہیں پاتے ✣

پھر گم گشتہ لوگ اپنے کام کا نقصان کرتے ہیں۔ وہ یہودی تھا اور اُنہوں نے اُس سے سؤروں کی رکھوالی کرائی۔ یہہ یہودی کے لیئے بڑا نقصان تھا۔ اسی طرح سے ہر ایک گم گشتہ اپنے کام کا نقصان کرتا ہی۔ وہ خدا کے لیئے کچھ نہیں کر سکتا ہی وہ بقا کے لیئے کچھ کام نہیں کر سکتا۔ وہ دُنیا کے لیئے ٹھوکر کا باعث ہی۔ اے میرے دوست ایسا نہ کر کہ دنیا تجھ سے ٹھوکر کھا کے دوزخ میں جا گرے۔ گم گشتہ نے اپنا اعتبار بھی کھو دیا۔ کون اُس کا یقین کرتا تھا۔ میں تصور کر سکتا ہوں کہ اُس ملک کے باشندوں میں سے چند آدمی آرہے ہیں۔ اُنہوں نے اُس غریب مسرف کو چیتھڑے پہنے ہوئے ننگے پاؤں اور ننگے سر دیکھا۔ وہ سؤروں کے درمیان کھڑا ہی اور اُن اشخاص میں سے ایک دوسرے کو کہتا ہی کہ اُس بدبخت آدمی کی طرف ذرا دیکھنا۔ وہ کہتا ہی میں کیا تم مجھے بدبخت کہتے ہو؟ میرا باپ تو بڑا دولتمند ہی۔ اُس کے توشہ خانہ میں تو اسقدر کپڑے ہیں کہ تم نے زندگی بھر بھی نہ دیکھے ہونگے۔ میرا باپ تو بڑا دولتمند اور ذی رتبہ آدمی ہی۔ کیا تم خیال کرتے ہو کہ اُنہوں نے اُس کا یقین کیا؟ وہ بدبخت ایک دولتمند کا بیٹا! اُن میں سے کسی کو اُس کا یقین نہ آیا ہوگا۔ بلکہ وہ یوں کہتے ہونگے کہ اگر اُس کا باپ ایسا دولتمند ہی

تو اُسکے پاس چلا جاویگا۔ یہی حال گم گشتوں کا ہی۔ دُنیا یقین نہیں کرتی کہ وہ آسمانی بادشاہ کے فرزند ہیں لوگ کہتے ہیں کہ وہ اُسکے پاس چلے کیوں نہیں جاتے جبکہ اُس کے پاس اِس قدر روٹی ہی کہ بچ سکتی ہی؟ وہ اپنے گھر کو کیوں نہیں جاتے؟

ایک اور چیز جو مسرف نے کھو دی سو اُسکا مکان تھا۔ اجنبی مُلک میں اُسکے پاس کوئی مکان نہ تھا۔ جب تک کہ اُسکا روپیہ رہا تب تک وہ کلالخانوں میں اپنے جان پہچانوں کے درمیان مےخانوں میں بہت مشہور رہا۔ اُس کے پاس ایسے لوگ تھے جو اُس کی دوستی کا دم بھرتے تھے۔ لیکن جونہی کہ روپیہ جاتا رہا تو وہ دوست کہاں گئے؟ اِس دُنیا میں ہر ایک گم گشتہ کی یہی حالت ہی۔

لیکن اب مجھے خیال گذرتا ہی کہ کوئی شخص یہہ کہتا ہی کہ اگر میں واپس جانے کی کوشش بھی کروں تو کچھ فائدہ نہیں چند دنوں میں میں پھر اُسی جگہ پر آجاؤنگا جہاں پہلے تھا۔ میں اپنے آسمانی باپ کے مکان کو جانا تو چاہتا ہوں مگر مجھے خوف ہی کہ ٹکونگا نہیں۔ خیر اس نظارے کا تصور کرو۔ بیچارہ مسرف گھر پہنچ گیا ہی اور باپ نے ایک موٹا بچھڑا ذبح کیا ہی اور وہ وہاں میز پر بیٹھکر کھا رہے ہیں۔ اُس کا باپ مقابل میں بیٹھا ہوا ہی۔ وہ خوشی سے بھرپور ہی اور

اُس کا دل اُسکے اندر اُچھلتا ہی۔ یکایک وہ اپنے بیٹے کو روتے ہوئے دیکھتا ہی "او میرے بیٹے تم کس لئے روتے ہو؟ کیا تم خوش نہیں ہو کہ مکان پر آپہنچے ہو؟" ہاں اے باپ میں پہلے کبھی ایسا خوش نہیں تھا جیسا کہ آج ہوں لیکن میں ڈرتا ہوں کہ پھر اُس اجنبی مُلک کو لوٹ جاؤنگا۔ کیوں تم کبھی ایسا خیال نہیں کر سکتے ہو جبکہ تم نے اپنے باپ کے مکان پر ایک دفعہ کھانا کھا لیا ہی تو تم پھر کبھی واپس جانیکا ارادہ نہ کروگے

اب میں تیسری قسم کے لوگوں کی نسبت کچھ کہنا چاہتا ہوں۔ اگر راستباز مشکل سے بچ سکتا ہی تو بیدینوں اور گنہگاروں کا کیا ٹھکانا۔ اے گنہگار تیرا کیا حال ہوگا تو کس طرح بچ سکتا ہی؟ تو کہاں ہی؟ یہہ سچ ہی کہ تم بے خدا اور بے امید اِس دُنیا میں زندگی بسر کرتے ہو۔ کیا تم یہہ بات سوچنے کے لئے کبھی رُکے ہو کہ اگر بیماری کے باعث اچانک موت تم پر آجاوے تو تمہاری روح کا کیا حال ہوگا؟ عالمِ بقا میں تم کہاں ٹھہر سکتے ہو؟ میں پوچھتا ہوں کہ گنہگار بغیر خدا بغیر امید اور بغیر عذر کے ہی۔ اگر تم بچائے نہیں گئے تو تم کیا عذر پیش کر سکتے ہو؟ تم یہہ نہیں کہہ سکتے ہو کہ خدا کا قصور ہی وہ تو بڑا مشتاق ہی کہ تمہیں بچاوے۔ میں آج تمہیں بتلانا چاہتا ہوں کہ اگر تم چاہو تو تم بچ سکتے ہو۔ اگر تم حقیقت میں موت سے گذر کے زندگی میں پہنچنا چاہتے ہو۔ اگر تم ہمیشہ کی زندگی کے وارث بننا چاہتے ہو۔ اگر خدا کے فرزند ہونا چاہ

یسوع تو آج ہی خدا کی بادشاہت کو تلاش کرنیکا مصمم ارادہ باندھ لو۔ اس کلام کی شہادت
میں یقین دلاتا ہوں کہ اگر تم خدا کی بادشاہت کی تلاش کرو تو اُسے پاؤ گے۔ کوئی شخص
ایسا نہیں جس نے دل سے سچ کی تلاش کی ہو اور وہ اُسے نہ ملا ہو میں نے کسی شخص
کو نہیں جانا جس نے کسی بات کے شائع کرنیکا قصد کیا ہو اور وہ رفع نہ ہوا ہو۔
پچھلے سال ایک نہایت سنجیدہ خیال میرے دل میں سمایا۔ میری آدھی زندگی
گذر چکی ہے زندگی کو ایسا دیکھتا ہوں جیسا کہ ایک شخص جو پہاڑی کی چوٹی پر پہنچ
چکا ہو اور اس وقت دوسری طرف کو نیچے اُترنا شروع کرے میں پہاڑی کی
چوٹی تک پہنچ چکا ہوں (اگر میں زندگی کی پوری میعاد تک زندہ رہوں) بعضے تیس
برس تک اور بعض نے دوسری طرف کو اترنا شروع کیا ہے میں اُن لوگوں سے اب
کلام کرتا ہوں جو میری طرح پہاڑی کی چوٹی پر پہنچ چکے ہیں اور اُن سے پوچھتا ہوں کہ
کیا تم بھی میرے ساتھ چند لمحوں کے لئے توقف کرو اپنے سے دریافت کرو کہ تم کہاں ہو
اب ہم پہاڑ کی چوٹی سے مڑکر اُس راستہ کو دیکھیں جو ہم طے کر آئے ہیں ہم کیا دیکھتے ہو؟
اُس سرے پر بچپن ہے بہت دور نہیں ہے۔ زندگی کیسی کوتاہ ہے ایسا معلوم دیتا ہے
کہ صرف کل ہی ہم [illegible] تھے۔ چوٹی پر سے اب دوسری طرف کو دیکھو اس سرے پر قبر
کا پتھر ہے وہ ایک عزیز ماں کی آرامگاہ کا پتہ بتلاتا ہے۔ جب وہ ماں مری تو کیا تم نے

خدا سے وعدہ نہیں کیا تھا کہ تم اُسی کی خدمت کروگے۔ کیا تم نے نہیں کہا تھا
کہ میری ماں کا خدا میرا خدا ہوگا؟ اور کیا تم نے موت کی گھڑی کی خاموشی کے درمیان
اُسکا ہاتھ پکڑ کے یہ نہیں کہا تھا کہ ماں اے ماں میں تجھ سے آسمان میں ملونگا؟ کیا تم نے اپنے
وعدہ کو وفا کیا؟ کیا تم اس وعدہ کو وفا کرنیکی کوشش کر رہے ہو؟ دس برس گذر گئے
شاید پندرہ برس لیکن کیا تم خدا کے زیادہ قریب ہو گئے ہو یا اُس وعدہ نے تمہارے
اندر کچھ ترقی پیدا کی ہے؟ یا کیا تمہارا دل زیادہ سخت ہوتا جاتا ہے؟ رات زیادہ تاریک
ہوتی جاتی ہے۔ رفتہ رفتہ موت اپنا سایہ تم پر ڈالیگی۔ اے میرے دوست تو کہاں ہے؟
اب ذرا پھر نگاہ کرو پہاڑی کی چوٹی سے تھوڑا اور پیچھے کی طرف ایک اور قبر کا پتھر ہے یہ
ایک چھوٹے بچے کی آرامگاہ کا پتہ بتلاتا ہے۔ شاید وہ تمہاری پیاری بیٹی ہو یا شاید
تمہارا بیٹا ہو۔ اور جب وہ بچہ تم سے لے لیا گیا تو کیا تم نے اُسوقت خدا اور اپنے بچہ
سے یہ وعدہ نہیں کیا تھا کہ تم اپنے عزیز سے آسمان میں ملو گے؟ کیا یہ وعدہ وفا کیا
گیا؟ سوچو کیا تم اب تک خدا سے لڑتے ہو؟ کیا تم اب تک اپنے دل کو سخت کئے ہو؟ +
ایک مرتبہ پھر پہاڑی کے نیچے دیکھو۔ اُسطرف ایک اور قبر ہے تم نہیں کہہ سکتے ہو کہ وہ کتنے
دنوں یا ہفتوں یا برسوں کے فاصلہ پر ہے مگر تم اُسی قبر کی طرف چلے جا رہے ہو۔ اگر تم آدمی کی
زندگی کی مقررہ میعاد تک بھی زندہ رہو تو بھی تم میں سے بہت اُسکے انجام کے قریب پہنچ گئے ہو

تم بہت کمزور ہوتے جاتے ہو اور تمہارے بال سفید ہونے لگے ہیں ممکن ہے کہ پیام اجل
نکل چکا ہو اور تمہارا کفن تیار ہو چکا ہو۔ اے میرے دوست کیا نجات کو پیچھے ہٹاتے جانا
سخت نادانی نہیں ہے؟ بیشک میں بعضوں سے بول رہا ہوں جو ایک ہفتہ کے بعد عالم بقا
کو پہنچ جائینگے۔ سامعین کی ایسی بڑی جماعت میں موت ضرور آجائیگی اور بعضوں کو لیجائیگی۔
خواہ بولنے والے کو خواہ سننے والوں میں سے ایک کو۔ فیصلہ کو دوسرے دن پر کیوں چھوڑتے ہو؟
کیوں خداوند یسوع سے آج پھر بھی کہتے ہو کہ اسوقت جا فرصت پاکے تجھے پھر بلاؤنگا کہ اب
اسکو آج ہی نہیں آنے دیتے؟ اپنا دل کھولکر کیوں نہیں کہتے کہ اے جلال کے بادشاہ اندر آ۔
کیا کبھی اس سے بہتر موقع مل سکیگا؟ دس یا پندرہ یا بیس یا تیس برس گذر گئے کیا تم
نے اسوقت وعدہ نہیں کیا تھا کہ تم خدا کی خدمت کروگے؟ تم میں سے بعض نے کہا تھا کہ جب
شادی کرکے میرا گھر بس جائیگا تو میں ایسا کرونگا۔ بعضوں نے کہا تھا کہ جب میں آزاد
ہو جاؤنگا تو ایسا کرونگا۔ کیا تم نے اپنے وعدہ کو وفا کیا؟ ہلاک ہونیوالی دنیا کو پہنچنے کے
لئے تین قدم ہیں۔ پہلا قدم غفلت ہے۔ اگر آدمی نجات میں غفلت کرے تو وہ ضرور کھوئی
ہوئی دنیا کو پہنچ جائیگا۔ بعض لوگ کہتے ہیں ہم نے کیا کیا ہے؟ اگر تم اپنی نجات سے
غافل رہو تو تم کھو جاؤگے۔ میں ایک تیز رو دریا پر اپنی چھوٹی کشتی کے اندر لیٹا ہوا ہوں
بہاؤ کی طرف دس میل کے فاصلہ پر ایک بڑا جھرنا ہے۔ ہر ایک جو اسکے اوپر جاتا ہے ہلاک ہو جاتا

ہے۔ نیچے کیطرف جانیکے لئے مجھے کشتی کے کھینے کی کچھ ضرورت نہیں صرف چپوؤں کو
اندر کھینچ لینا اپنے ہاتھ باندھ لینا اور غفلت کرنا ہی کافی ہے۔ اسی طرح سے زندگی کی دھار کے
درمیان صرف اتنا ہی کرنا کافی ہے کہ آدمی اپنے ہاتھ باندھ رکھے تو وہ ضرور بہتا ہوا
ہلاکت کو پہنچ جاویگا۔ دوسرا قدم انکار ہے۔ اگر میں تمہیں دروازے پر ملوں اور فیصلہ
کرنیکی تم سے تاکید کروں اور تم کہو کہ آج نہیں اور اگر میں پھر دوبارہ کہوں میں چاہتا
ہوں کہ تم خدا کی بادشاہت میں داخل ہو اور تم ادب کے ساتھ انکار کرکے کہو کہ
میں آج مسیحی نہیں ہونگا میں جانتا تو ہوں کہ مجھے ہونا چاہئے لیکن آج نہیں۔
پچھلا قدم حقارت ہے۔ تم میں سے بعض اس پچھلے قدم پر آگئے۔ تم مسیح کو
حقیر جانتے ہو۔ تم مسیح اور اسکے مذہب سے نفرت کرتے ہو۔ تم سب سے اچھے
آدمیوں سے جو زمین پر ہیں اور اپنے سب سے اچھے دوستوں سے نفرت کرتے ہو
اور اگر میں تم کو ایک بائبل انعام دوں تو تم اسکو پھاڑ ڈالوگے اور اپنا پیر اسکے
اوپر رکھوگے۔ اے تحقیر کرنیوالو تم بہت جلد دوسری دنیا میں جاؤگے۔ جلدی کرو
اور توبہ کرو اور خدا کی طرف متوجہ ہو۔ اب اے میرے دوست تم کس سیڑھی پر ہو
یا غفلت کی سیڑھی پر یا انکار کی سیڑھی پر یا حقارت کی سیڑھی پر ہو۔ یاد رکھو کہ بہت
سے پہلے ہی قدم پر اٹھا لئے جاتے ہیں۔ وہ غفلت میں مر جاتے ہیں۔ اور بہت

انکار کرتے ہوئے مرتے ہیں۔ اور بہت سے پچھلے قدم پر نجات کی حقارت کرتے ہوئے اُٹھا لئے جاتے ہیں ۔

چند سال گذرے کہ انہوں نے غفلت کی پھر وہ انکار کرنے لگے اور اب وہ مسیح اور اُسکے مذہب کی تحقیر کرتے ہیں وہ گرجے کی آواز سے نفرت کرتے ہیں۔ وہ بائبل اور مسیحی سے نفرت کرتے ہیں۔ وہ اُس زمین پر بھی لعنت بھیجتے ہیں کہ جسپر ہم چلتے ہیں لیکن اگر ایک اور قدم رکھیں تو گئے۔ اے تحقیر کرنیوالو میں تمہارے سامنے زندگی اور موت کو رکھتا ہوں تم انہیں سے کسکو پسند کروگے۔ جب پیلاطس کے قبضہ میں مسیح تھا تو اُس نے کہا کہ میں اُسکے ساتھ کیا کروں؟ تب بھیڑ چلائی اُسکو لیجا اور صلیب دے اے جوانو کیا آج تمہارا بھی یہی کلام ہوگا؟ کیا تم کہتے ہو کہ انجیل کو لیجاؤ مسیحی مذہب کو دور کرو۔ اپنی نمازوں وعظوں اور انجیل کی آوازوں کو لیجاؤ میں مسیح کو نہیں مانگتا یا کیا تم عقلمند ہو کر کہوگے کہ اے خداوند یسوع میں تجھے چاہتا ہوں۔ مجھے تیری ضرورت ہے اور میں تجھے لونگا۔ آہ کاش کہ خدا تم کو اس فیصلہ کی طرف لاوے ۔

مشن پریس لودیانہ۔ ایم۔ وائلی منیجر ۱۹۰۴ء